اضافہ شدہ دوم ایڈیشن: ذوالقعدہ1444ھ/جون2023

قربانی کا جانور خریدنے کے تمام مراحل سے متعلق قدم بہ قدم راہنمائی

قربانی
کا جانور خریدنے کے احکام وآداب

جس میں آپ سیکھ سکتے ہیں:

- جانور منڈی سے متعلق آداب۔
- قربانی کے جانور کی خریداری سے متعلق احکام، مفید تجاویز اور احتیاطی تدابیر۔
- کن جانوروں کی قربانی جائز ہے؟
- قربانی کے جانوروں کی عمروں اور ان کے عُیُوب سے متعلق تفصیلی آگاہی۔

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی اور توفیق سے آج سے تین سال قبل یکم ذوالقعدہ 1441ھ سے بندہ نے اپنے ’’سلسلہ اصلاحِ اَغلاط‘‘ کے تحت قربانی کے فضائل واحکام کا قسط وار سلسلہ شروع کیا، جس کے ضمن میں قربانی کے جانوروں کے اوصاف، شرائط اور خریداری کے احکام وآداب سے متعلق تفصیلی طور پر متعدد قسطیں تحریر کی گئیں، پھر انھی اقساط کو یکجا کرکے شائع کیا گیا تھا تاکہ استفادہ کرنے میں سہولت رہے۔ اب اس کا دوم ایڈیشن عام کیا جارہا ہے۔

حضرات اہلِ علم سے درخواست ہے کہ اس تحریر میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں، بندہ ممنون رہے گا۔ جزاکم اللہ خیرًا

اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرماکر بندہ کے لیے، بندہ کے والدین، اہل وعیال، خاندان، اساتذہ کرام، حضرات اکابر، احباب اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے صدقہ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔

بندہ مبین الرحمٰن
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
ذوالقعدہ 1444ھ/ جون 2023
03362579499

اجمالی فہرست

قُربانی

کے جانور کی خریداری سے متعلق احکام

قربانی کے لیے نیت کی درستی کی اہمیت:

قربانی کا جانور خریدنے کے لیے جانے سے پہلے اپنی نیت درست کرلینی چاہیے کہ یہ عظیم عبادت محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب حاصل کرنے کی خاطر سرانجام دی جارہی ہے۔ اس میں ہر قسم کی ریاکاری اور نام ونمود سے اجتناب کرنا چاہیے۔ مہنگے سے مہنگا جانور لانے سے بعض لوگوں کا مقصد ریاکاری بھی ہوا کرتا ہے، جس کی وجہ سے یہ عبادت گناہ کا سبب بن جاتی ہے، اور ظاہر ہے کہ ایسی نام ونمود والی عبادت اللہ کی بارگاہ میں کہاں قبول ہوتی ہے!!

- تفسير الرازي:

الَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَالۡحَیٰوۃَ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡغَفُوۡرُ (سورة الملك: ٢)

اَلْمَسْأَلَةُ السَّادِسَةُ: ذَكَرُوا فِي تَفْسِيرِ ﴿أَحۡسَنُ عَمَلًا﴾ وُجُوْهًا: أَحَدُهَا: أَنْ يَكُونَ أَخْلَصَ الْأَعْمَالِ وَأَصْوَبَهَا؛ لِأَنَّ الْعَمَلَ إِذَا كَانَ خَالِصًا غَيْرَ صَوَابٍ: لَمْ يُقْبَلْ، وَكَذَلِكَ إِذَا كَانَ صَوَابًا غَيْرَ خَالِصٍ، فَالْخَالِصُ أَنْ يَكُونَ لِوَجْهِ اللهِ، وَالصَّوَابُ أَنْ يَكُونَ عَلَى السُّنَّةِ.

قربانی کرتے ہوئے دل کی رضامندی:

قربانی کی یہ عبادت بوجھ سمجھ کر بے دلی کے ساتھ ادا کرنے کی بجائے خوشی خوشی ادا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہورہی ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”قربانی والے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدمی کا کوئی بھی عمل قربانی کا خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ نہیں۔ قیامت کے دن قربانی کا جانور اپنے بالوں، سینگوں اور کُھروں کو لے کر آئے گا (جو کہ میزانِ عمل میں اجر وثواب میں اضافے کا ذریعہ بنیں گے)، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ کے ہاں قبولیت کے مقام کو پالیتا ہے، اس لیے تم خوشی خوشی قربانی کیا کرو۔“

- سنن الترمذی میں ہے:

١٤٩٣- عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ، إِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ القِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا، وَأَنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الأَرْضِ، فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا».

قربانی کا جانور خریدنے کے لیے حلال مال کی اہمیت:

قربانی کا جانور حلال مال سے خریدنا چاہیے، کیوں کہ حرام مال کی قربانی جائز بھی نہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی صورت قبول بھی نہیں۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں ہوتی، اور حرام مال کا صدقہ قبول نہیں ہوتا۔“

- سنن الترمذی میں ہے:

١-عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ.

- العرف الشذی میں ہے:

قوله: (ولا صدقة من غلول الخ) الغلول في اللغة: سرقة الإبل، وفي اصطلاح الفقهاء: سرقة مال الغنيمة، ثم اتسع فيه فأطلق على كل مال خبيث.

قربانی کا جانور خریدنے کے لیے جاتے وقت شرعی احکام کی پاسداری کی ضرورت:

قربانی کا جانور خریدنے کے لیے بھی جب جانا ہو تو قدم قدم پر دیگر شرعی احکامات کی پابندی کے ساتھ ساتھ نماز کا بھی خصوصی خیال رکھنا چاہیے، آجکل اس میں بڑی ہی غفلت کی جارہی ہے کہ:

- بعض لوگ نمازوں کا اہتمام نہیں کرتے۔
- بعض لوگ اس سفر میں بھی میوزک چلالیتے ہیں۔

- بعض لوگ جانور خریدنے کے لیے جاتے ہوئے اپنے ساتھ بے پردہ خواتین بھی لے جاتے ہیں، یا خواتین بے پردگی کی حالت میں جانور خریدنے چلی جاتی ہیں۔ ان دونوں باتوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔
یہ کام تو ویسے بھی ناجائز ہیں، لیکن کیا یہ ناجائز امور کسی عبادت کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں؟؟

جانور خریدنے کے تمام مراحل میں قربانی کے عبادت ہونے کا تصور:

قربانی کا جانور خریدنے کے تمام مراحل میں یہ تصور مدّنظر رکھنا چاہیے کہ قربانی ایک عظیم عبادت ہے، اس لیے قدم قدم پر عبادت کی ادائیگی ہی کا جذبہ دل ودماغ میں بیدار رہنا چاہیے، اس کے بہت سے فوائد ہیں، یہ تصور اور جذبہ قربانی کو شریعت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سرانجام دینے میں بہت ہی مفید ہے۔

منڈی جانے سے پہلے قربانی کے جانور سے متعلق مسائل سیکھنے کی ضرورت:

منڈی جانے سے پہلے جانور خریدنے سے متعلق اہم مسائل سیکھ لینا ضروری ہے، تاکہ جانور خریدنے میں ہر قسم کی غلطی سے بچا جاسکے، اور ساتھ میں بہتر یہ ہے کہ کسی مستند مفتی صاحب کا فون نمبر بھی اپنے پاس رکھا جائے تاکہ ضرورت پیش آنے پر ان سے رابطہ کیا جاسکے، آجکل بہت سے لوگ جانور خریدنے سے متعلق احکام نہیں سیکھتے، جس کی وجہ سے انھیں جانور خریدنے میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے یا وہ ایسا جانور خرید لیتے ہیں جس کی قربانی جائز ہی نہیں ہوتی۔

قربانی کے شرکاء کی تعیین اور رضامندی:

قربانی کا جانور خریدنے کے لیے جانے سے پہلے قربانی کے جانور کے شرکاء کی تعیین کرلینی چاہیے کہ جانور میں کتنے افراد شریک ہیں، اسی طرح اگر کسی کو بعد میں شریک کرنا ہے تو اس کی بھی نیت کرلی جائے۔ اسی طرح جانور خریدنے کے تمام مراحل شرکاء کی رضامندی سے طے کرلیے جائیں تاکہ بعد میں کسی بھی قسم کا تنازع نہ بنے۔

منڈی جانے کے لیے بہتر وقت:

اگر کوئی عذر نہ ہو تو خرید وفروخت کے لیے صبح ہی صبح چلے جانا بہتر ہے اور یہی بہترین اور بابرکت وقت ہے، متعدد احادیث میں صبح کے وقت کو بابرکت قرار دیا گیا ہے۔

منڈی جانے کی دعا:

1۔ منڈی چوں کہ بازار ہے اس لیے وہاں پہنچنے کے بعد یہ دعا پڑھ لینی چاہیے:

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَیْرِ مَا فِیْهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ السُّوْقِ وَشَرِّ مَا فِیهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْهَا یَمِیْنًا فَاجِرَةً، اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً.

(عمل اليوم والليلة لابن السني حديث: ١٨١)

ترجمہ:

اللہ کے نام سے (بازار میں داخل ہوتا ہوں)۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار اور اس کی چیزوں کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور برائی سے پناہ مانگتا ہوں، اور اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اس میں جھوٹی قسم کھاؤں یا گھاٹے کا سودا کروں۔

2۔ منڈی میں یہ دعا پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَیٌّ لَا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. (سنن الترمذی حدیث: 3428)

اس دعا کے پڑھنے سے دس لاکھ نیکیاں ملتی ہیں، دس لاکھ گناہ معاف ہوتے ہیں، اور اس کے دس لاکھ درجے بلند ہوتے ہیں۔

- سنن الترمذی میں ہے:

٣٤٢٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ قَالَ: قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيَنِي أَخِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

جَدِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ دَخَلَ السُّوقَ، فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ».

جانور خریدنے کی دعا:

جب جانور خرید لیا جائے تو اس پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھنا ثابت ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ.

ترجمہ:

اے اللہ! اس (جانور) اور اس کی فطرت میں جو تو نے خیر رکھا ہے اس کا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اور اس (جانور) کے اور اس کی فطرت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

- سنن ابی داود میں ہے:

٢١٦٢- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ -يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ- عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً أَوِ اشْتَرَى خَادِمًا فَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَإِذَا اشْتَرَى بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهِ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ». قَالَ أَبُو دَاوُدَ: زَادَ أَبُو سَعِيدٍ: «ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ» فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ.

جانور کی خرید وفروخت میں شرعی احکام کی پاسداری:

منڈی میں خریداری کرتے وقت خرید وفروخت کے شرعی احکام کی پاسداری کرنی چاہیے، جس کے لیے کسی مستند عالم یا مفتی سے خریداری کے بنیادی احکام سیکھ لیے جائیں، تاکہ قربانی کی اس عظیم الشان عبادت میں کسی غیر شرعی معاملے کے ارتکاب کرنے سے حفاظت ہو سکے۔

خریداری کے وقت امانت، دیانت اور سچائی کا مظاہرہ:

خریداری کرتے وقت جھوٹ بولنے، جھوٹی قسم کھانے اور دھوکہ دینے سے اجتناب کرنا عام حالات میں بھی بہت ضروری ہے، البتہ قربانی کا جانور چوں کہ ایک عظیم عبادت کی ادائیگی کے لیے خریدا جاتا ہے اس لیے اس میں تو ان گناہوں سے بچنے کا خوب سے خوب اہتمام ہونا چاہیے۔ بعض لوگ ان چیزوں سے بچنے کی پروا ہی نہیں کرتے، جو کہ مؤمن کی شان ہرگز نہیں۔ اس لیے معاملہ کرتے وقت مکمل دیانت داری، امانت داری اور سچائی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

دوسرے کے سودے پر سودا کرنے کی ممانعت:

جہاں یہ معلوم ہو کہ دیگر حضرات کسی جانور کا سودا کر رہے ہیں تو وہاں زیادہ قیمت بتا کر سودا اپنی طرف پھیر لینے سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح جب ان کا سودا طے ہو جائے تو زیادہ دام دے کر ان کا سودا خراب کرنے سے بھی شریعت نے منع فرمایا ہے، اس لیے جہاں یہ معلوم ہو کہ کچھ لوگ کسی جانور کا سودا کر رہے ہیں تو انھیں تسلی سے سودا کر لینے دیا جائے اور خود وہاں سے ذرا دور انتظار کیا جائے۔ البتہ جہاں نیلامی ہو رہی ہو تو وہاں چوں کہ مقصود ہی بولی ہوتی ہے اس لیے اس صورت میں بولی میں حصہ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ (اسلام اور جدید معاشی مسائل از شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام ظلہم)

ادھار، قسطوں کے ذریعے یا قرض لے کر جانور خریدنے کا حکم:

شرعی طریقے سے ادھار یا قسطوں کے ذریعے خریدے گئے جانور کی قربانی بھی جائز ہے، اسی طرح قرض لے کر خریدے گئے جانور کی قربانی بھی جائز ہے، البتہ جس شخص پر قربانی واجب نہیں ہے تو اس کے لیے یہ اچھا نہیں ہے کہ وہ قرض لے کر قربانی کرے، کیوں کہ بلاوجہ قرض لینا پسندیدہ نہیں، لیکن قربانی بالکل درست شمار ہوگی۔

وزن کے ذریعے جانور کی خرید وفروخت کا حکم:

آجکل زندہ جانور کی خرید وفروخت وزن کے ذریعے بھی کی جاتی ہے، جس کی رائج صورت یہ ہے کہ فی کلو کے حساب سے قیمت طے کی جاتی ہے، پھر جانور کو وزن کرکے کلو کے حساب سے بننے والی مجموعی قیمت پر خرید وفروخت کا معاملہ طے پاتا ہے، سو یہ صورت بالکل جائز ہے۔

(فتاویٰ عثمانی، قربانی کے احکام ومسائل از مفتی اعظم مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ)

جانور خریدتے وقت جانور سے متعلق دلی اطمینان کی ضرورت:

جانور خریدتے وقت جانور کو ہر اعتبار سے دیکھ لیا جائے۔ آنکھ، کان، سینگ، زبان، دانت، ناک، دم، پاؤں، تھن وغیرہ دیکھ لیے جائیں، اور اسی طرح عمر سے متعلق بھی اطمینان کر لیا جائے تاکہ ہر قسم کی غلطی سے بچا جاسکے۔

جانور اپنے مقام تک لانے میں احتیاط کی ضرورت:

جانور خریدنے کے بعد اپنے مقام تک لانے کے لیے اس کے مناسب سواری کا انتظام کرنا چاہیے، اسی طرح گاڑی میں جانور سوار کرتے وقت اور اتارتے وقت احتیاط سے کام لینا چاہیے تاکہ اس سے جانور کو کوئی نقصان نہ پہنچے اور ایسا کوئی عیب لاحق نہ ہو جس کی وجہ سے قربانی ہی جائز نہ رہے، اور نہ ہی کسی اور کو نقصان پہنچے، ان تمام باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

قربانی کے جانور کی خریداری کے لیے کسی کو وکیل بنانے کا حکم:

1۔ قربانی کے جانور کی خریداری کے لیے کسی دوسرے کو وکیل بنانا درست ہے، بعض احادیث سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔

2۔ جس شخص کو قربانی کا جانور خریدنے کے لیے وکیل بنایا جائے تو اس کو جانور سے متعلق ضروری اوصاف

بتلادیے جائیں، اسی طرح قیمت کی حد بھی بیان کردی جائے تاکہ بعد میں کسی بھی قسم کا تنازع نہ بنے۔

3۔ جانور کی خریداری کا وکیل اگر اس وکالت کی اجرت لینا چاہے اور موکل اور وکیل باہمی رضامندی سے کوئی اجرت طے کرلیں تو یہ بالکل جائز ہے۔ البتہ اجرت طے کیے بغیر وکیل کے لیے جائز نہیں کہ وہ موکل کی اجازت کے بغیر کوئی اجرت یا رقم اپنے لیے رکھ لے۔

بغیر خریدے ملکیت میں آنے والے جانور کی قربانی کرنے کا حکم:

قربانی کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ خود ہی جانور خریدا جائے یا خود ہی اس کی قیمت ادا کی جائے، بلکہ اگر جانور کسی بھی جائز طریقے سے اس کی ملکیت میں آگیا تو اس کی قربانی جائز ہے، جیسے کسی دوسرے شخص نے اس کو جانور ہدیہ کردیا، یا کسی دوسرے شخص نے اپنی طرف سے اس کے خریدے گئے جانور کی قیمت ادا کردی اور جانور اس کے حوالے کردیا، یا کوئی جانور میراث میں اس کے حصے میں آگیا تو ان تمام صورتوں میں اس جانور کی قربانی کرنا درست ہے۔

- بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع:

وَلَوْ وُهِبَ لِرَجُلٍ شَاةٌ فَضَحَّى بها الْمَوْهُوبُ له أَجْزَأَتْهُ عن الْأُضْحِيَّةَ؛ لِأَنَّهُ مَلَكَهَا بِالْهِبَةِ وَالْقَبْضِ، فَصَارَ كما لو مَلَكَهَا بِالشِّرَاءِ. (فَصْلٌ: شَرَائِط جَوَازِ إقَامَةِ الْوَاجِبِ)

قُربانی
کے جانوروں سے متعلق احکام

فہرست:

کون کون سے جانوروں کی قربانی جائز ہے؟

قربانی چونکہ ایک مخصوص عبادت کا نام ہے، اس لیے ہر حلال جانور کی قربانی جائز نہیں بلکہ اس کے لیے چند مخصوص جانور مقرر ہیں، صرف انہی کی قربانی جائز ہے، اور وہ جانور درج ذیل ہیں:

- اونٹ، اونٹنی۔
- گائے، بیل، بھینس، بھینسا۔
- بکرا، بکری۔
- دنبہ، مینڈھا، بھیڑ۔

(فتاویٰ قاضی خان، بدائع الصنائع، رد المحتار)

وضاحت:

شریعت کا اصول یہ ہے کہ جانور حلال اور حرام ہونے میں اپنی ماں کے تابع ہوا کرتا ہے، اگر ماں حلال ہے تو بچہ بھی حلال ہوگا اگرچہ وہ کسی حرام جانور کے مشابہہ ہی کیوں نہ ہو، اور اگر ماں حرام ہے تو بچہ بھی حرام ہوگا اگرچہ وہ کسی حلال جانور کے مشابہہ ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے اگر ان مذکورہ قربانی کے جانوروں میں سے کوئی مادہ جانور کسی حرام جانور سے حاملہ ہوئی ہو تو اس سے پیدا ہونے والا بچہ حلال ہوگا اور اس کی قربانی بھی جائز ہوگی۔ (بدائع، رد المحتار)

- البحر الرائق میں ہے:

قال رَحِمَهُ اللّٰهُ: (وَالْأُضْحِيَّةُ من الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ)؛ لِأَنَّ جَوَازَ التَّضْحِيَةِ بِهَذِهِ الْأَشْيَاءِ عُرِفَتْ شَرْعًا بِالنَّصِّ على خِلَافِ الْقِيَاسِ فَيُقْتَصَرُ على ما وَرَدَ، وَتَجُوزُ بِالْجَامُوسِ؛ لِأَنَّهُ نَوْعٌ من الْبَقَرِ، بِخِلَافِ بَقَرِ الْوَحْشِ حَيْثُ لَا تَجُوزُ الْأُضْحِيَّةُ بِهِ؛ لِأَنَّ جَوَازَهَا عُرِفَ بِالشَّرْعِ، وفي الْبَقَرِ الْأَهْلِيِّ دُونَ الْوَحْشِيِّ، وَالْقِيَاسُ مُمْتَنِعٌ، وفي الْمُتَوَلَّدِ منها تُعْتَبَرُ الْأُمُّ، وَكَذَا في حَقِّ الْمَحَلِّ تُعْتَبَرُ الْأُمُّ اهـ (كتاب الأضحية)

قربانی کے جانوروں کی عمریں:

- اونٹ، اونٹنی: کم از کم پانچ سال۔
- گائے، بیل، بھینس، بھینسا: کم از کم دو سال۔
- بکرا، بکری، دنبہ، بھیڑ، مینڈھا: کم از کم ایک سال۔

اگر قربانی کے جانور کی عمر مذکورہ بالا عمر سے کم ہو بھلے ایک دن ہی سہی تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں۔
(بدائع الصنائع، ردالمحتار، جواہر الفقہ، اعلاء السنن)

چھ ماہ کے دنبے، مینڈھے اور بھیڑ سے متعلق وضاحت:

دنبہ، بھیڑ اور مینڈھا اگر سال سے کم ہو اور کم از کم چھ ماہ یا اس سے زیادہ کا ہو لیکن اس قدر صحت منداور بڑا ہو کہ ایک سال کا معلوم ہوتا ہو اور اس میں اور سال کی عمر والے دنبوں میں فرق نہ ہو سکے تو اس کی قربانی تب بھی جائز ہے۔ یاد رہے کہ یہ حکم بکری اور بکرے کے لیے نہیں ہے۔
(مجمع الانہر، فتح القدیر، اعلاء السنن، تکملۃ فتح الملہم، فتاویٰ رحیمیہ، قربانی اور ذوالحجہ کے فضائل از حضرت مفتی عبد الرؤف سکھروی صاحب دام ظلہم)

جانوروں کی عمروں میں اسلامی سال کا اعتبار:

جانوروں کی ان عمروں میں اصل اعتبار اسلامی یعنی چاند کے سال کا ہے نہ کہ شمسی سال کا، اس لیے چاند کے اعتبار سے عمر پوری ہونا ضروری ہے بھلے شمسی سال کے اعتبار سے ان کی عمر کم ہو۔

مسئلہ: اگر کسی جانور کی عمر قربانی کے ایام میں پوری ہو رہی ہو تو عمر پوری ہو جانے کے بعد ہی اس کی قربانی جائز ہے، اسی طرح اگر کسی جانور کی عمر قربانی کے تیسرے دن پوری ہو رہی ہو تو تیسرے دن ہی اس کی قربانی جائز ہوگی، اس سے پہلے نہیں۔

(ذوالحجہ اور قربانی کے فضائل واحکام از مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم، فتاویٰ رحیمیہ)

قربانی کے جانوروں میں کم از کم دو دانت ہونے کی شرعی حیثیت:

مذکورہ بالا قربانی کے جانور جب اپنی ان مطلوبہ عمروں کو پہنچ جاتے ہیں تو عموماً ان کے دو دانت نکل آتے ہیں، جو کہ اس بات کی علامت ہوا کرتے ہیں کہ جانور کی مطلوبہ عمر پوری ہوچکی ہے، لیکن اس میں یہ بات یاد رہے کہ اصل اعتبار عمر کا ہے نہ کہ دانتوں کا، اگر کسی جانور کی عمر پوری ہوچکی ہو لیکن اس کے دو دانت ابھی تک نہیں نکلے ہوں تو ایسے جانور کی قربانی بھی جائز ہے۔ اگر کسی جانور کے دانت پورے نہ ہوں لیکن بیوپاری کا کہنا ہو کہ عمر پوری ہوچکی ہے اگرچہ دانت نہیں نکلے ہیں اور جانور کی ظاہری حالت بھی یہی بتلا رہی ہو کہ عمر پوری ہوچکی ہے تو ایسی صورت میں بیوپاری کی بات پر اعتماد کرنے کی گنجائش ہے، لیکن بعض اہلِ علم کے نزدیک جب تک بیوپاری قابلِ اعتماد نہ ہو تو صرف اس کی بات پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا، اس لیے اس معاملے میں مناسب یہی ہے کہ کسی ماہر کی رائے لے لی جائے یا بصورتِ دیگر کسی ایسے جانور کا انتخاب کیا جائے جس میں شک وشبہ نہ ہو۔ (جواہر الفقہ، فتاویٰ رحیمیہ ودیگر کتب)

- صحیح مسلم میں ہے:

١٩٦٣- عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لا تَذْبَحُوا إِلا مُسِنَّةً إِلا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ». (باب سِنِّ الأُضْحِيَةِ)

- سنن ابی داود میں ہے:

٢٨٠١- عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ: مُجَاشِعٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَعَزَّتِ الْغَنَمُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «إِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّي مِمَّا يُوَفِّي مِنْهُ الثَّنِيُّ».

- سنن الترمذی میں ہے:

١٤٩٩- عَنْ أَبِي كِبَاشٍ قَالَ: جَلَبْتُ غَنَمًا جُذْعَانًا إِلَى المَدِينَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ، فَلَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «نِعْمَ الْأُضْحِيَّةُ الجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ»، قَالَ: فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ. وَفِي البَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأُمِّ بِلَالِ ابْنَةِ هِلَالٍ عَنْ أَبِيهَا، وَجَابِرٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، وَرَجُلٍ

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَقَدْ رُوِيَ هَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا. وَالعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الجَذَعَ مِنَ الضَّأْنِ يُجْزِئُ فِي الأُضْحِيَّةِ.

١٥٠٠- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا، فَبَقِيَ عَتُودٌ أَوْ جَدْيٌ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «ضَحِّ بِهِ أَنْتَ». هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. قَالَ وَكِيعٌ: الجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ يَكُونُ ابْنَ سِتَّةِ أَوْ سَبْعَةِ أَشْهُرٍ.

- ***فتاویٰ قاضی خان میں ہے:***

ويشترط الكامل فلا يجوز الناقص، سواء كان النقصان من حيث السن أو من حيث الذات، فلا يجوز من الإبل والبقر والمعز إلا الثني، والثني من الإبل: ما أتى عليه خمس سنين وطعن في السنة السادسة، يقال له: سديس وبازل عام. والثني من البقر: ما أتى عليه سنتان وطعن في الثالثة. والثني من الغنم والمعز: ما تمت له سنة وطعن في الثانية. ويجوز من الإبل والبقر والمعز الثنيان، ولا يجوز الجذعان إلا الجذع العظيم من الضأن، وهو عند الفقهاء الذي أتى عليه أكثر السنة ستة أشهر وشئ من الشهر السابع، فيجوز إذا كان عظيما سمينا بحيث لو رآه إنسان يحسبه ثنيا.

(فصل فيما يجوز في الضحايا وما لا يجوز)

- ***مجمع الانہر میں ہے:***

(وَإِنَّمَا يُجْزِئُ فِيهَا) أَيْ فِي الْأُضْحِيَّةِ (الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ) الْجَذَعُ: شَاةٌ تَمَّتْ لَهَا سِتَّةُ أَشْهُرٍ عِنْدَ الْفُقَهَاءِ إِذَا كَانَتْ عَظِيمَةً لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِن الضَّأْنِ»، وَعِنْدَ أَهْلِ اللُّغَةِ: مَا تَمَّتْ لَهُ سَنَةٌ، وَذَكَرَ الزَّعْفَرَانِيُّ أَنَّهُ ابْنُ سَبْعَةِ أَشْهُرٍ وَعَن الزُّهْرِيِّ: مِن الْمَعْزِ لِسَنَةٍ، وَمِن الضَّأْنِ لِثَمَانِيَةِ أَشْهُرٍ. (وَالثَّنِيُّ فَصَاعِدًا مِن الْجَمِيعِ) وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ مِن الْإِبِلِ، وَحَوْلَيْنِ مِن الْبَقَرِ وَالْجَامُوسِ، وَحَوْلٍ مِن الشَّاةِ وَالْمَعْزِ؛ لِأَنَّهُ عُرِفَ بِالنَّصِّ عَلَى خِلَافِ الْقِيَاسِ فَيَقْتَصِرُ عَلَيْهَا. وَالْمَوْلُودُ بَيْنَ الْأَهْلِيِّ وَالْوَحْشِيِّ يَتْبَعُ الْأُمَّ؛ لِأَنَّهَا هِيَ الْأَصْلُ فِي التَّبَعِيَّةِ فَيَجُوزُ بِالْبَغْلِ الَّذِي أُمُّهُ بَقَرَةٌ، وَبِالظَّبْيِ الَّذِي أُمُّهُ شَاةٌ.

قربانی
کے جانوروں کے عُیُوب سے متعلق تفصیلی احکام

قربانی کے جانور میں کونسا عیب معتبر ہے؟

قربانی ایک عبادت ہے، اور اس کے عبادت ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے لیے ایسے جانور کا انتخاب کیا جائے جو ہر عیب سے پاک ہو، تاکہ یہ عبادت حسن خوبی کے ساتھ ادا کی جاسکے۔ البتہ یہ یاد رہے کہ بعض چیزیں بظاہر تو عیب نظر آتی ہیں لیکن شریعت کی نظر میں وہ اُن عیوب میں داخل نہیں ہوتیں جن کی وجہ سے کسی جانور کی قربانی جائز ہی نہ ہو، اس لیے قربانی کے جانوروں کے عیوب سے متعلق دو اصولی باتیں اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے:

1۔ شریعت کی نظر میں ہر وہ عیب قربانی کے جائز ہونے میں رکاوٹ ہے جس کی وجہ سے جانور کی منفعت یا جمال مکمل طور پر فوت ہو جائے، ایسے عیب کی وجہ سے قربانی جائز نہیں رہتی، اور جو عیب اس سے کم درجے کا ہو اس کی وجہ سے جانور کی قربانی ناجائز نہیں ہوتی۔

2۔ عیبِ قلیل یعنی معمولی عیب قربانی کے درست ہونے میں رکاوٹ نہیں بنتا، جبکہ عیبِ کثیر کے ہوتے ہوئے قربانی درست نہیں ہوتی۔

ویسے تو کوشش یہی کرنی چاہیے کہ اخلاص کے ساتھ قربانی کے لیے ایسے جانور کا انتخاب کیا جائے جو ہر قسم کے عیب سے پاک اور عمدہ سے عمدہ ہو، یہی افضل اور بہتر طریقہ ہے اور یہی عبادت کے لائق بات ہے، لیکن چوں کہ بالکل صحیح سالم اور ہر قسم کے عیب سے پاک جانور ہر شخص کو عموماً میسر نہیں آتا یا قربانی کرنے سے پہلے ہی بہت سے جانوروں کو معمولی عیب لاحق ہو ہی جاتا ہے اس لیے اس میں بڑی سہولت ہے کہ شریعت نے ہر عیب کو معتبر قرار نہیں دیا، بلکہ معمولی عیوب کے ہوتے ہوئے بھی قربانی درست قرار دی ہے، جن کی تفصیل آگے ذکر ہو گی ان شاء اللہ۔

جانوروں کے عیوب کی تفصیلات بیان کرنے سے پہلے بطورِ تمہید ایک اہم بات کی وضاحت درج ذیل ہے جو کہ خصوصاً اہلِ علم کے لیے مفید ہے۔

جانوروں کے عیوب سے متعلق حضراتِ فقہاء کرام کے اقوال کی بنیاد

عیب کی اقسام:

جانوروں میں پائے جانے والے عیب کی دو قسمیں ہیں:

1۔ عیبِ قلیل، یعنی معمولی عیب، جس کو عیبِ یسیر بھی کہتے ہیں۔

2۔ عیبِ کثیر، جس کو عیبِ فاحش بھی کہتے ہیں۔

اس بات پر تو جمہور حضرات فقہاء کرام متفق ہیں کہ عیبِ قلیل قربانی کے درست ہونے میں رکاوٹ نہیں بنتا، جبکہ عیبِ کثیر کے ہوتے ہوئے قربانی درست نہیں ہوتی۔ البتہ عیبِ قلیل اور عیبِ کثیر کی تعریف اور ان کے مابین حدِّ فاصل کی تعیین میں اختلاف ہے، اسی اختلاف کا نتیجہ ہے کہ قربانی کے جانور کے کان، ناک اور دُم جیسے اعضا میں سے اگر کچھ حصہ کٹا ہوا ہو یا کسی آنکھ کی بینائی کمزور ہو تو اس کے مانع ہونے اور نہ ہونے میں مختلف آرا سامنے آتی ہیں، یہی وہ بنیاد ہے جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض حضرات پریشانی کا شکار ہو کر کچھ فیصلہ نہیں کر پاتے، اس لیے اس کی تفصیل بیان کی جاتی ہے تاکہ اختلاف کو سمجھنے اور راجح قول کی تعیین میں آسانی رہے۔

حضراتِ فقہاء کرام کے اقوال کا خلاصہ:

قربانی کے جانور کے کان، ناک اور دُم جیسے اعضا میں سے اگر کچھ حصہ کٹا ہوا ہو یا آنکھ کی بینائی متاثر ہو تو اس کے مانع ہونے اور نہ ہونے میں مختلف آرا ہیں:

1۔ ثلث یعنی تہائی تک عیبِ قلیل کے زمرے میں آتا ہے جبکہ ثلث سے زیادہ عیبِ کثیر ہے۔ (اس کو جواہر الفقہ میں اختیار کیا گیا ہے۔)

2۔ ثلث یعنی تہائی سے کم عیبِ قلیل کے زمرے میں آتا ہے جبکہ ثلث اور اس سے زیادہ عیبِ کثیر کے زمرے میں آتا ہے۔

(اس قول کو اِن کتب میں اختیار کیا گیا ہے: بہشتی زیور، فتاویٰ رحیمیہ، قربانی اور ذوالحجہ کے فضائل واحکام از حضرت

مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب، قربانی کے احکام و مسائل از مفتی اعظم مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ، قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا۔)

3۔ نصف (یعنی آدھے) سے کم عیبِ قلیل ہے جبکہ نصف اور اس سے زیادہ عیبِ کثیر ہے۔ (اس قول کو احسن الفتاویٰ اور دیگر بعض کتب میں اختیار کیا گیا ہے۔)

ان میں سے پہلا قول ظاہر الروایہ ہے اور فتاویٰ قاضی خان میں اس کو صحیح قرار دیتے ہوئے اسی پر فتویٰ دیا گیا ہے، اور اسی قول کو مختصر الوقایہ اور الاصلاح میں بھی اختیار کیا گیا ہے۔

- فتاوی شامی میں ہے:

والأولى هي ظاهر الرواية، وصححها في «الخانية» حيث قال: والصحيح أنه الثلث وما دونه قليل، وما زاد عليه كثير، وعليه الفتوى. ومشى عليها في «مختصر الوقاية» و«الإصلاح».

- فتاویٰ قاضی خان کی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

فصل في العيوب ما يمنع الأضحية وما لا يمنع:

لا يجوز في الهدايا والضحايا العمياء والعوراء وإن كانت بيضاء بعض العين الواحدة أو ذاهبة بعض العين الواحدة أو بعض أذنها الواحدة أو بعض ذنبها، فإن كان البياض أو الذهاب أكثر من النصف لا يجوز عند الكل، وإن كان أقل من الثلث جاز عندهم، وإن كان قدر الثلث يجوز في ظاهر الرواية، وروى الحسن عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى أنه لا يجوز ..... وإن كان الذاهب من العين أو غيرها أكثر من الثلث وأقل من النصف في ظاهر الرواية عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى لا يجوز وهو قول زفر رحمه الله تعالى، وجاز في قول أبي يوسف و محمد رحمهما الله تعالى، وعن أبي يوسف رحمه الله تعالى أنه قال: ذكرت قولي لأبي حنيفة فقال: قولي مثل قولك. وقال الفقيه أبو الليث رحمه الله تعالى: إن كانت الأضحية مقطوعة الأذن الواحدة أكثر من الثلث لا يجوز في قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، ويجوز في قول أبي يوسف و محمد رحمهما الله تعالى إذا كان الباقي أكثر من النصف ..... وإن ذهب بعض ضرعها فهو على الخلاف الذي ذكرنا في الأذن والعين والألية: إذاكان الذاهب أكثر من الثلث وأقل من النصف لا يجوز في ظاهر الرواية عن أبي حنيفة رحمه الله

تعالی، وعند أبي يوسف ومحمد رحمه الله تعالى: إذا كان الذاهب أقل من النصف جاز، وهو رواية عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى فيه روايتان، والصحيح: أن الثلث وما دونه قليل، وما زاد عليه كثير، وعليه الفتوى.

جبکہ ان میں سے تیسرا قول حضراتِ صاحبین یعنی امام محمد اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہما کا ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ایک روایت یہ بھی ہے، اور بعض حضرات کی تصریح کے مطابق اس قول کی طرف امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا رجوع بھی ثابت ہے کہ نصف سے کم عیبِ قلیل ہے، جبکہ نصف اور نصف سے زیادہ عیبِ کثیر ہے۔ اسی کو کنز، ہدایہ، ملتقیٰ، در مختار وغیرہ میں اختیار کیا گیا ہے۔

خلاصہ:

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ حضرات فقہاء کرام کا یہ اختلاف در حقیقت عیبِ قلیل اور عیبِ کثیر کی تعریف کے اختلاف پر مبنی ہے۔ ان میں سے دوسرا قول احتیاط پر مبنی ہے، اور تیسرا قول وسعت اور گنجائش پر مبنی ہے، جبکہ پہلا قول متوسط یعنی درمیانہ ہے۔ بندہ نے آئندہ ذکر کیے جانے والے متعدد مسائل میں پہلے قول ہی کو اختیار کیا ہے، البتہ اسی کے ساتھ ایک تنبیہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

تنبیہ: جامعہ دار العلوم کراچی کے ایک فتوے میں تفصیل ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

”مذکورہ بالا تفصیل کو مد نظر رکھتے ہوئے احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ قربانی کا جانور خریدتے وقت ایسا جانور خریدنے سے اجتناب کیا جائے جس کا کان یا دُم تہائی تک کٹی ہوئی ہو، تاہم اگر کسی نے ایسے جانور کی قربانی کی جس کے مذکورہ اعضا ایک تہائی یا اس سے زیادہ کٹے ہوئے ہوں مگر نصف سے کم ہوں تو صاحبین رحمہا اللہ کے قول پر عمل کرتے ہوئے اس کی قربانی درست ہو جائے گی۔“ (فتویٰ نمبر: 1/1935)

اس فتوے میں جو گنجائش دی گئی ہے بعد میں ذکر ہونے والے مسائل میں اس کو بھی پیشِ نظر رکھا جائے تو امت کے لیے بڑی سہولت رہے گی۔

اس اہم تفصیل کے بعد قربانی کے جانور کے عیوب سے متعلق شرعی احکام تفصیل سے بیان کیے جاتے ہیں۔

جسم سے متعلق عیوب:

جو جانور اس قدر کمزور ہو کہ ہڈیوں میں گودا ہی نہ رہا ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں، البتہ اگر کمزور تو ہو لیکن ہڈیوں میں گودا موجود ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز ہے۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، قربانی اور ذوالحجہ کے فضائل اور مسائل)

خارشی جانور کی قربانی:

اگر کسی جانور کے جسم میں خارش ہو اور خارش اس قدر ہو کہ اس کی وجہ سے جانور بہت دبلا پتلا ہو گیا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں، کیوں کہ یہ واضح اور کثیر عیب ہے، البتہ جو خارشی جانور فربہ اور موٹا تازہ ہو تو اس کی قربانی جائز ہے، کیوں کہ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ خارش کا یہ مرض عیبِ کثیر تک نہیں پہنچا ہے۔

(بدائع الصنائع، ذوالحجہ اور قربانی کے فضائل واحکام از مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم)

کانوں سے متعلق عیوب:

1۔ جس جانور کے پیدائشی طور پر ایک یا دونوں ہی کان نہ ہوں تو اس کی قربانی جائز نہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری، جواہر الفقہ، فتاویٰ رحیمیہ)

2۔ جس جانور کے کان تو ہوں لیکن پیدائشی طور پر ہی چھوٹے ہوں تو ایسے جانور کی قربانی جائز ہے۔

(بدائع الصنائع، ردالمحتار، فتاویٰ رحیمیہ)

3۔ جس جانور کا کان ایک تہائی سے زیادہ کٹا ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں، البتہ اگر تہائی یا اس سے کم کٹا ہو تو قربانی جائز ہے۔ (فتاویٰ قاضی خان، جواہر الفقہ)

4۔ جس جانور کا ایک کان یا دونوں کان لمبائی میں چرے ہوئے ہوں یا سامنے کی طرف سے پھٹ گئے ہوں یا ان میں سوراخ ہوں یا پیچھے کی طرف سے پھٹے ہوں تو اس کی قربانی جائز ہے مگر بہتر نہیں ہے۔

(قربانی کے فضائل و مسائل از حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دام ظلہم)

سینگوں سے متعلق عیوب:

جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں، یا سینگ چھوٹے ہوں، یا سینگ ٹوٹ چکے ہوں لیکن جڑ سے نہ ٹوٹے ہوں؛ تو ایسے جانور کی قربانی جائز ہے، البتہ اگر جڑ ہی سے اکھڑ جائیں تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں۔
(فتاویٰ عالمگیری، امداد الفتاویٰ، فتاویٰ محمودیہ، فتاویٰ رحیمیہ، احسن الفتاویٰ، تکملۃ فتح الملہم، جواہر الفقہ)

آنکھوں سے متعلق عیوب:

1۔ جو جانور اندھا ہو یا بالکل کانا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں۔ (البحر الرائق، رد المحتار)

2۔ جس جانور کی بینائی ایک تہائی سے زیادہ چلی گئی ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں، البتہ اگر ایک تہائی یا اس سے کم بینائی کمزور ہو تو جائز ہے۔ (فتاویٰ قاضی خان)

وضاحت:

جانور کی بینائی کی مقدار معلوم کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ جانور کو کچھ وقت تک بھوکا رکھ کر پہلے عیب دار آنکھ پر کچھ باندھ کر دور سے چارہ دکھاتے ہوئے قریب لائیں، جہاں سے جانور کو نظر آئے وہاں نشان لگادیں، پھر صحیح آنکھ کو باندھ کر یہی عمل دہرائیں، پھر دونوں کے فاصلوں کی نسبت معلوم کریں، اگر فرق نصف یا اس سے زائد ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ نصف یا اس سے زائد بینائی متاثر ہے اور اگر فرق تہائی سے زائد ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ تہائی سے زائد بینائی متاثر ہے۔
(ذوالحجہ اور قربانی کے فضائل واحکام از مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم)

3۔ بھینگے جانور کی قربانی جائز ہے۔(رد المحتار، فتاویٰ عالمگیری)

ناک سے متعلق عیوب:

جس جانور کی ناک کٹ چکی ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں، البتہ اگر نکیل ڈالنے کے لیے اس میں سوراخ کیا گیا ہو تو اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ (فتاویٰ عالمگیری، الدر المختار، بدائع الصنائع)

دانتوں سے متعلق عیوب:

1۔ جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں، یا اکثر دانت گر جانے کی وجہ سے وہ چارہ نہ کھا سکتا ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں۔

2۔ جس جانور کے کچھ دانت گر چکے ہوں لیکن وہ چارہ کھا سکتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔

(ذوالحجہ اور قربانی کے فضائل واحکام)

وضاحت:

بعض حضرات اکابر نے یہ فرمایا ہے کہ چوں کہ دانتوں سے مقصود چارہ کھانا ہے، اس لیے اگر کسی جانور کے دانت نہ ہوں لیکن وہ چارہ کھا سکتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ)

زبان سے متعلق عیوب:

جس جانور کی زبان ایک تہائی سے زیادہ کٹی ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں، البتہ بعض حضرات کے نزدیک اگر بکری کی زبان کٹی ہو لیکن وہ چارہ کھا سکتی ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔(ردالمحتار)

پاؤں سے متعلق عیوب:

1۔ جو جانور اس قدر لنگڑا ہو کہ چلنے کے قابل ہی نہ ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں، البتہ اگر یہ لنگڑا پن معمولی سا ہو اور چلنے پھرنے میں رکاوٹ نہ بنتا ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست ہے۔

2۔ جس جانور کا کوئی پاؤں اس قدر زخمی ہو کہ اس کے سہارے چل ہی نہ سکتا ہو اور چلتے ہوئے اس کو زمین سے لگاتا ہی نہ ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں، البتہ اگر چلتے ہوئے وہ پاؤں زمین سے لگا کے چلتا ہو جس کی وجہ سے اس کو سہارا مل جاتا ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز ہے۔ (ردالمحتار، البحر الرائق، فتاویٰ محمودیہ، احسن الفتاویٰ، فتاویٰ عثمانی)

دُم سے متعلق عیوب:

1۔ جس جانور کی پیدائشی دم ہی نہ ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں، البتہ جس جانور کی دم پیدائشی طور پر ہی چھوٹی ہو

تواس کی قربانی جائز ہے۔ (ذوالحجہ اور قربانی کے فضائل واحکام)

2۔ جس جانور کی دم ایک تہائی سے زیادہ کٹی ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں، البتہ اگر ایک تہائی یا اس سے کم کٹی ہو تو قربانی جائز ہے۔ (فتاویٰ قاضی خان، جواہر الفقہ)

3۔ جس دنبے کی چکتی ایک تہائی سے زیادہ کٹی ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں، لیکن اگر ایک تہائی یا اس سے کم کٹی ہو تو قربانی جائز ہے۔ البتہ دنبے کی چکتی کے نیچے جو چھوٹی سی دم ہوتی ہے اگر وہ پوری بھی کٹ جائے تو اس کی قربانی جائز ہے۔ (فتاویٰ قاضی خان)

تھنوں سے متعلق عیوب:

1۔ اونٹنی، گائے اور بھینس کے دو تھن کٹ گئے ہوں، یا دو تھنوں کی گھنڈیاں کٹ چکی ہوں، یا کسی مرض کی وجہ سے دو تھن خشک ہو چکے ہوں؛ تو ان تمام صورتوں میں ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں۔

2۔ بکری اور بھیڑ کا ایک تھن کٹ گیا ہو، یا ایک تھن کا سِرا کٹ گیا ہو، یا کسی مرض کی وجہ سے ایک تھن خشک ہو گیا ہو؛ تو ان تمام صورتوں میں اس کی قربانی جائز نہیں۔

3۔ اگر کسی جانور کے تھنوں میں کبھی دودھ آتا ہو اور کبھی نہ آتا ہو تو یہ عیب نہیں، اس لیے ایسے جانور کی قربانی جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ محمودیہ، ذوالحجہ اور قربانی کے فضائل واحکام)

گابھن جانور کی قربانی کا حکم:

گابھن (یعنی حاملہ) جانور کی قربانی جائز ہے، ذبح کرنے کے بعد اگر بچہ زندہ نکل آئے تو اس کو بھی ذبح کر دیا جائے، لیکن اگر مردہ نکلے تو اس کا کھانا حلال نہیں، البتہ گابھن جانور کی ولادت کا زمانہ قریب ہی ہو تو اس کو ذبح کرنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ، امداد الاحکام، فتاویٰ رحیمیہ، ذوالحجہ اور قربانی کے فضائل واحکام)

فائدہ:

حلال جانور کے مردہ جنین کے حرام ہونے سے متعلق مدلل تحریر کتاب کے آخر میں موجود ہے۔

مسئلہ:

جو جانور زیادہ عمر ہو جانے کی وجہ سے حاملہ نہ ہوسکتی ہو یا جس جانور کا حمل نہ ٹھہرتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے، اسی طرح بانجھ جانور کی قربانی بھی جائز ہے۔ (ردالمحتار، امدادالفتاویٰ)

ذبح کے وقت جانور میں عیب پیدا ہو جانے کا حکم:

جس جانور میں ذبح کرتے وقت کوئی عیب پیدا ہو جائے تو اس سے کچھ اثر نہیں پڑتا۔
(ردالمحتار، مجمع الانہر، فتاویٰ محمودیہ)

خصی جانور کی قربانی کا حکم:

1۔ خصی جانور کی قربانی بالکل جائز بلکہ افضل ہے۔(اعلاء السنن، جواہر الفقہ، محمودیہ، تکملۃ فتح الملہم)
2۔ جس جانور کا ایک کپورہ یعنی خصیہ نہ ہو تو اس کی بھی قربانی جائز ہے۔

جو جانور جفتی پر قادر نہ ہو اس کی قربانی کا حکم:

جو جانور عمر رسیدہ ہونے یا آلہ تناسل کٹ جانے یا کسی اور وجہ سے جفتی پر قادر نہ ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے۔ (ردالمحتار)

قربانی کا جانور

گم ہو جانے یا اس میں کوئی عیب پیدا ہو جانے کا حکم

قربانی کا جانور خریدنے کے بعد چوری یا گم ہو جانے یا ہلاک ہو جانے کا حکم:

1۔ اگر کسی صاحبِ نصاب شخص سے قربانی کا جانور چوری یا گم ہو جائے یا ہلاک ہو جائے اور وہ اس کے باوجود بھی صاحبِ نصاب ہو تو اس کے ذمّے دوسرے جانور کی قربانی واجب ہے، اس صورت میں اگر اس نے دوسرا جانور خرید لیا، پھر وہ پہلا گم شدہ یا چوری شدہ جانور بھی مل گیا تو اس کے ذمے ایک ہی جانور کی قربانی واجب ہے، البتہ اگر وہ دونوں ہی جانوروں کی قربانی کرنا چاہے تو یہ مستحب اور بہتر ہے۔

2۔ اگر کسی غیر صاحبِ نصاب شخص نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا، پھر اس سے قربانی کا جانور چوری یا گم ہو گیا یا ہلاک ہو گیا تو اس کے ذمے دوسری قربانی واجب نہیں۔ لیکن اگر اس نے اس کے بعد دوسرا جانور قربانی کے لیے خریدا، پھر قربانی کے ایام میں وہ پہلا گم شدہ یا چوری شدہ جانور بھی مل گیا تو اس کے ذمے دونوں جانوروں کی قربانی واجب ہے اور اگر قربانی کے تین دن کے بعد وہ جانور ملا تو اس کو صدقہ کرنا ضروری ہے۔

قربانی کا جانور خریدنے کے بعد اس میں کوئی عیب پیدا ہو جانے کا حکم:

قربانی کا جانور خریدنے کے بعد جانور میں ایسا کوئی عیب پیدا ہو گیا کہ جس کی وجہ سے اس جانور کی قربانی جائز نہ رہی تو اگر وہ شخص اس کے باوجود بھی صاحبِ نصاب ہے تو اس کے ذمے دوسرے جانور کی قربانی واجب ہے، لیکن اگر وہ صاحبِ نصاب نہیں ہے تو اسی عیب دار جانور کی قربانی کرلے۔

(قربانی اور ذوالحجہ کے فضائل اور مسائل از حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دام ظلہم)

- الدر المختار:

ضَلَّتْ أَوْ سُرِقَتْ فَاشْتَرَى أُخْرَى ثُمَّ وَجَدَهَا فَالْأَفْضَلُ ذَبْحُهُمَا، وَإِنْ ذَبَحَ الْأُولَى جَازَ، وَكَذَا الثَّانِيَةُ لَوْ قِيمَتُهَا كَالْأُولَى أَوْ أَكْثَرُ، وَإِنْ أَقَلُّ ضَمِنَ الزَّائِدَ وَيَتَصَدَّقُ بِهِ بِلَا فَرْقٍ بَيْنَ غَنِيٍّ وَفَقِيرٍ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إنْ وَجَبَتْ عَنْ يَسَارٍ فَكَذَا الْجَوَابُ، وَإِنْ عَنْ إعْسَارٍ ذَبَحَهُمَا، «يَنَابِيعُ».

- ردالمحتار:

(قَوْلُهُ: ثُمَّ وَجَدَهَا) أَيِ الضَّالَّةَ أَوِ الْمَسْرُوقَةَ بِمَعْنًى وَصَلَتْ إلَى يَدِهِ، وَهَذَا إذَا وَجَدَ فِي أَيَّامِ

النَّحْرِ. (قَوْلُهُ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ إلَخْ) اقْتَصَرَ عَلَيْهِ فِي «الْبَدَائِعِ». وَقَالَ السَّائِحَانِيُّ: وَبِهِ جَزَمَ الشُّمُنِّيُّ كَمَا سَيَذْكُرُهُ الشَّارِحُ، وَهُوَ الْمُوَافِقُ لِلْقَوَاعِدِ اهـ. (كتاب الأضحية)

- **بنایہ شرح ہدایہ للعینی:**

ولو ضلت أو سرقت فاشترى أخرى، ثم ظهرت الأولى في أيام النحر على الموسر ذبح إحداهما، وعلى الفقير ذبحهما.

(ولو ضلت) أي ذهبت المشتراة للضحية، (أو سرقت فاشترى أخرى) أي شاة أخرى، (ثم ظهرت الأولى) وهي التي ضلت أو سرقت، (في أيام النحر على الموسر ذبح إحداهما) أي أحد الشاتين؛ لعدم التعيين لشرائه، (وعلى الفقير ذبحهما) أي ذبح الشاتين التي ضلت والتي عوضت عنها؛ لتعيينها بشرائه، وتعويضه بالشراء أيضا، هذا على ظاهر الرواية، لا على رواية الزعفراني، واختيار شمس الأئمة، واختار في «فتاوى الظهيرية» ظاهر الرواية.

- **تحفۃ الفقہاء:**

وَلَو اشْترى سليمَة للأضحية أَو أوجب على نَفسه ذبح شَاة بِعَينهَا ثمَّ ظهر بهَا عيب يمْنَع عَن الْجَوَاز يَوْم النَّحْر فَإِنَّهُ لَا يجوز؛ لِأَن الْعبْرَة لوقت الذّبْح، لَكِن إِذا اعترضت آفَة عِنْد الذّبْح بِإِصَابَة السكين عينهَا وَنَحْو ذَلِك فَلَا بَأْس بِهِ؛ لِأَنَّهُ من ضرورات الذّبْح، وَهَذَا فِي حق الْمُوسر؛ لِأَنَّهُ وَجب عَلَيْهِ أضْحِية كَامِلَة بِإِيجَاب الله تَعَالَى، فَأَما إِذا كَانَ مُعسرا اشْتَرَاهَا للأضحية أَو أوجبهَا بِعَينهَا ثمَّ اعترضت آفَة مَانِعَة عَن الْجَوَاز يجوز لَهُ أَن يُضحي بهَا؛ لِأَنَّهَا مُعينَة فِي حَقه ففوات بَعْضهَا كفوات كلهَا حَتَّى لَا يجب عَلَيْهِ شَيْء لكَونهَا معينة.

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی